جوئے شیریں
احمدی بچوں کے لئے منتخب نظمیں
یکے از مطبوعات شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی
بسلسلہ صد سالہ جشنِ تشکر

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اے میرے رب میرے علم کو بڑھا۔

رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیاء

اے میرے رب مجھے اشیاء کی حقیقت
دیکھنے والی نظر دے۔

جوئے شیریں

انتخاب از کلام

- حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی (آپ پر سلامتی ہو)
- حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)
- حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
- حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)
- حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)
- حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

شیخ خورشید احمد

امۃ الباری ناصر

نام کتاب ———— چوٹے شیریں

مرتبہ ———— شیخ خورشید احمد

امۃ الباری ناصر

شمارہ ———— ۶۹

طبع ———— اوّل (کراچی سے)

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— لجنہ اماء اللہ کراچی

پرنٹر ———— پرنٹ گرافکس ڈیزائنرز اینڈ پرنٹرز

بالمقابل احمدیہ ہال کراچی

مقام اشاعت ———— احمدیہ ہال میگزین لین صدر کراچی

پیش لفظ

بفضلہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کو جشنِ تشکر کے سلسلے کی ۶۹ ویں کتاب "جوئے شیریں" پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

"جوئے شیریں" بچوں کے لئے نظموں پر مشتمل کتاب ہے۔ نظموں کا انتخاب محترم شیخ خورشید احمد صاحب (سابق ایڈیٹر الفضل) نے کیا تھا۔ آپ کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ) مرحومہ مغفورہ کی رہنمائی حاصل تھی۔ کتاب کا تعارف بھی آپ ہی کا تحریر کردہ ہے۔ "جوئے شیریں" اب نایاب ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے شمار فضل نازل فرمائے محترم شیخ خورشید احمد صاحب پر جنہوں نے اس جوئے شیریں کو جاری رکھنے کا کام لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے حوالے کر دیا۔ اس کے علاوہ بچوں کے لئے اپنی دوسری کتابیں 'راہِ ایمان' اور 'مختصر تاریخ احمدیت' بھی لجنہ کراچی کو عنایت کر دی ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ہماری خوش قسمتی کہ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف کلام بھی میسر ہے چنانچہ اس کتاب میں آپ کی نظموں کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ نظمیں ایم ٹی اے کی وجہ سے زبان زدِ عام ہو چکی ہیں۔ بچے انہیں ایک

ہی پیاری کتاب میں دیکھ کر بہت خوش ہوں گے۔ اور مائیں بھی یقیناً یہی پسند کریں گی کہ اُن کے بچے پاکیزہ نظمیں پڑھیں۔ تا کہ اُن کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت جڑ پکڑ لے اور پھر اُن کا ہر فعل دینِ حق کی سربلندی کے لئے وقف ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے اپنی رضا کی جنت عطا فرمائے عزیزہ امۃ الباری ناصر صاحبہ سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی اور اُن کی معاونات کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں جن کی محنت اور جذبہ خدمتِ دین کی بدولت مفید دینی علم ہمارے گھروں تک پہنچتا ہے۔ جزاھن اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

یہ کتاب نظارت اشاعت ربوہ سے منظور شدہ ہے

خاکسار

امۃ الحفیظ محمود بھٹی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

احمدی بچوں میں مذہب سے محبت اور مذہب کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کے پڑھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کتب شائع کی جائیں۔ جہاں نثری ادب شائع کرنے کی ضرورت ہے وہاں نظموں پر مشتمل کتابچوں کی بھی ضرورت ہے۔ تاکہ بچے ایسی نظمیں پڑھیں اور یاد کریں جن سے ان کے دلوں میں خدا تعالےٰ کی عظمت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت پیدا ہو۔ بچے جو بات سنتے ہیں بہت جلد یاد کر لیتے ہیں۔ ریڈیو ٹی وی وغیرہ پر سن سن کر جو نظمیں انہیں یاد ہوتی ہیں وہ ان میں اعلیٰ اخلاق و اقدار پیدا کرنے کی بجائے بسا اوقات مضر اثرات پیدا کر دیتی ہیں۔ بہت ضروری ہے کہ اچھی نظمیں نہیں

یاد کرائی جائیں۔ مکرمی شیخ خورشید احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) حضرت مصلح موعود۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے کلام میں سے بچوں کے مناسب حال انتخاب کیا ہے۔ اس سے قبل وہ بچوں کے لئے راہِ ایمان اور مختصر تاریخ احمدیت بھی لکھ چکے ہیں جو بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوئیں۔

احباب کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو یہ نظمیں یاد کرائیں ان کا مطلب سمجھائیں تا ان کے دلوں میں اسلام سے محبت پیدا ہو۔ اسلام کے لئے غیرت پیدا ہو۔ اسلام کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق زندگیاں گزارنے کا شوق پیدا ہو۔

خاکسار:۔ مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

منتخب نظموں کی فہرست

کلام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

کلام حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) ۸۳ تا ۹۱

کلام حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) صفحہ ۹۴ تا صفحہ ۱۰۳

انتخاب کلام

حضرت مسیح موعود

(آپ پر سلامتی ہو)

(از درِّ ثمین اُردو)

اللہ تعالیٰ کی صفات

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اُس یار سا نہیں

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اُس کو فنا نہیں

سب خیر ہے اسی میں کہ اُس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اُسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں

اِس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سرا نہیں

قرآنِ مجید کے فضائل

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

یا الٰہی! ترا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اِس میں مہیّا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اِس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہِ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں

اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لاتے ایماں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت

یہ نُورِ دِل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا

اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اسلام کی صداقت

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہُدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

مجھ کو قسم خُدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دینِ خُدا یہی ہے

دُنیا کی سب دکانیں ہیں ہم نے دیکھیں بھالیں
آخر ہُوا یہ ثابت دارالشفاء یہی ہے

سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف مَیں نے دیکھا بُستاں ہرا یہی ہے

دُنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آبِ بقا یہی ہے

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سُورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن بلا یہی ہے

اسلام کے محاسن کیونکر بیاں کروں مَیں
سب خشک باغ دیکھے پھُولا پھلا یہی ہے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نُور ہے نُور اٹھو دیکھو سُنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نُور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نُورِ خُدا پاؤ گے
لو تمہیں طَورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

شانِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الورٰی یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

اُس نُور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہُوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تُو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نُور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

چھُو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم دَر پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھُلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے
قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

ہمارے عقائد

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیںؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اَب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

نصرتِ الٰہی

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اِک عالم کو اِک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہَوا اور ہر خسِ راہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک بن کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اِک طوفان لاتی ہے
غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خَلق کی کچھ پیش جاتی ہے

وفاتِ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام

ابنِ مریم مر گیا حق کی قسم — داخلِ جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقاں سربسر — اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اموات سے — ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

کوئی مُردوں سے کبھی آیا نہیں　　یہ تو فرقاں نے بھی بتلایا نہیں

اے عزیزو سوچ کر دیکھو ذرا　　موت سے بچتا کوئی دیکھا بھلا

کیوں بنایا ابنِ مریم کو خُدا

سُنّتُ اللہ سے وہ کیوں باہر رہا

تقویٰ

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ　　مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

سنو ہے حاصلِ اسلام تقویٰ　　خدا کا عشق ہے اور جام تقویٰ

مسلمانو! بناؤ تام تقوےٰ　　کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ

یہ دولت تُو نے مجھ کو اے خدا دی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

"اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

(الہامی مصرعہ)

اولاد کے حق میں دردمندانہ دعائیں اور التجائیں

حمد و ثنا اُسی کو جو ذاتِ جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یارِ جانی
دل میں مرے یہی ہے سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

ہے آج ختمِ قرآں نکلے ہیں دل کے ارماں
تو نے یہ دن دکھایا میں تیرے مُنہ کے قرباں

اے میرے ربِّ محسن کیونکر ہو شکرِ احساں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا

دن ہوں مُرادوں والے پُرنور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اس کے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد۔ تیرا شریف اصغر

اے میرے دل کے پیارے اے مہرباں ہمارے
کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے

یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گہر یہ سارے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

یہ تین جو پسر ہیں تجھ سے ہی یہ ثمر ہیں
یہ میرے بار و بر ہیں تیرے غلامِ در ہیں

تُو سچے وعدوں والا منکر کہاں کدھر ہیں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت

کر ان کی خود حفاظت ان پہ ہو تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت

یہ روز کر مبارک سُبحانَ مَن یَّرانی

شیطاں سے دُور رکھیو اپنے حضور رکھیو

جاں پُر ز نُور رکھیو دل پُر سرور رکھیو

ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو

یہ روز کر مبارک سُبحانَ مَن یَّرانی

میری دعائیں ساری کریو قبول باری

میں جاؤں تیرے واری کر تُو مدد ہماری

ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری

یہ روز کر مبارک سُبحانَ مَن یَّرانی

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر

یہ ہادیٔ جہاں ہوں یہ ہوویں نُور یکسر

یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہرِ انور

یہ روز کر مبارک سُبحانَ مَن یَّرانی

اہلِ وقار ہوویں، فخرِ دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں

بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

عیاں کر اِن کی پیشانی پہ اقبال
بچانا اِن کو ہر غم سے بہر حال

نہ آئے اِن کے گھر تک رعبِ دجال
نہ ہوں وہ دُکھ میں اور رنجوں میں پامال

یہی امید ہے دل نے بتادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برأت ان کو عطا کر بندگی سے

رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے

وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

خُدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تونے دی اور پھر یہ اولاد

کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

خبر تُونے یہ مجھ کو بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہُوا ہے

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تُو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احساں ہیں میرے سر پہ بھارے
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے
شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رُک سکے مقصد ہمارے
اُنہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تجھے سب زورِ قدرت ہے خدایا
تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا
ہر اک عاشق نے ہے اک بُت بنایا
ہمارے دل میں یہ دلبر سمایا

وہی آرامِ جاں اور دل کو بھایا
وہی جس کو کہیں ربّ البرایا
ہُوا ظاہر وہ مجھ پر بِالْاَیَادِیْ
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مجھے اس یار سے پیوندِ جاں ہے
وہی جنّت وہی دارُالاماں ہے
بیاں اس کا کروں طاقت کہاں ہے
محبّت کا تو اِک دریا رواں ہے
یہ کیا احساں ہیں تیرے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

کہاں تک حرص و شوقِ مالِ فانی
اُٹھو ڈھونڈو متاعِ آسمانی
کرو کچھ فکر ملکِ جاودانی
یہ ملک و مال ہے جھوٹی کہانی
خدا نے اپنی راہ مجھ کو بتادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

دلائلِ صداقت حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو)

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار
اُس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر
جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مرورِ روزگار
اَب ذرا سوچو کہ کیا یہ آدمی کا کام ہے
اس قدر امرِ نہاں پہ کس بشر کو اقتدار

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا
جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
مَیں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا

مَیں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اِس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اَب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزّت نہیں ہے ذرّہ بھی اس کی جناب میں

توریت میں بھی نیز کلامِ مجید میں
لکھا گیا ہے رنگِ وعیدِ شدید میں
کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افترا
ہوگا وہ قتل ہے یہی اس جُرم کی سزا

پھر یہ عجیب غفلتِ ربِّ قدیر ہے
دیکھے ہے ایک کو کہ وہ ایسا شریر ہے

پچیس سال سے ہے وہ مشغولِ افترا
ہر دن ہر ایک رات یہی کام ہے رہا

پھر بھی وہ ایسے شوخ کو دیتا نہیں سزا
گویا نہیں ہے یاد جو پہلے سے کہہ چکا

کیا وہ خدا نہیں ہے جو فرقاں کا ہے خدا
پھر کیوں وہ مفتری سے کرے اس قدر وفا

کوئی بھی مفتری ہمیں دُنیا میں اَب دکھا
جس پر یہ فضل ہو یہ عنایات یہ عطا

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پہ نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

پاک و برتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر
ورنہ اُٹھ جائے اماں پھر سچے ہوویں شرمسار

اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں کرتے ہو کیوں بڑھ بڑھ کے وار

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اِک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

تُو نے طاعوں کو بھی بھیجا میری نصرت کے لئے
تا وہ پُورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

وہ لغو دیں ہے جس میں فقط قصہ جات ہیں
ان سے رہیں الگ جو سعید الصفات ہیں

صد حیف اس زمانہ میں قصوں پہ ہے مدار
قصوں پہ سارا دیں کی سچائی کا انحصار

پر نقد معجزات کا کچھ بھی نشاں نہیں
پس یہ خُدائے قصہ خدائے جہاں نہیں

دنیا کو ایسے قصوں نے یکسر تباہ کیا
مشرک بنا کے کُفر دیا، روسیہ کیا

جس کو تلاش ہے کہ ملے اس کا کردگار
اس کے لئے حرام جو قصوں پہ ہو نثار

اس کا تو فرض ہے کہ وہ ڈھونڈے خدا کا نُور
تا ہووے شک و شبہ سبھی اس کے دل کا دُور

تا اس کے دل پہ نورِ یقیں کا نزول ہو
تا وہ جنابِ عزّ و جل میں قبول ہو

وہ رہ جو ذاتِ عزّ و جل کو دکھاتی ہے
وہ رہ جو دل کو پاک و مطہّر بناتی ہے

وہ رہ جو یارِ گمشدہ کو ڈھونڈ لاتی ہے
وہ رہ جو جامِ پاک یقیں کا پلاتی ہے

وہ تازہ قدرتیں جو خدا پر دلیل ہیں
وہ زندہ طاقتیں جو یقیں کی سبیل ہیں

اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی نشاں سے ہے
سچ ہے کہ سب ثبوتِ سچائی نشاں سے ہے

وہ خدا اَب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اَب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

گوہرِ وحیِ خدا کیوں توڑتا ہے ہوش کر
اِک یہی دیں کے لئے ہے جائے عزّ و افتخار

شہادت دُعائے فاتحہ

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو

سوچو دُعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار
کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

دیکھو خدا نے تم کو بتائی دُعا یہی
اس کے حبیبؐ نے بھی پڑھائی دُعا یہی

پڑھتے ہو پنج وقت اِسی کو نماز میں
جاتے ہو اس کی راہ سے دَرِ بے نیاز میں

اُس کی قسم کہ جس نے یہ سورۃ اُتاری ہے
اس پاک دل پہ جس کی وہ صورت پیاری ہے

یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے
یہ میرے صدق دعویٰ پہ مہرِ الٰہ ہے
میرے مسیح ہونے پہ یہ اک دلیل ہے
میرے لئے یہ شاہدِ ربِ جلیل ہے
پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کُشا کے سامنے

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خُدا کے سامنے
مستقل رہنا ہے لازم اَے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے

حاجتیں پُوری کرینگے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سَر جُھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

اللہ تعالےٰ کے حضور دردمندانہ دُعائیں

اے خدا اے چارہ سازِ دردہم کو خود بچا
اے مرے زخموں کے مرہم دیکھ میرا دلِ فگار

میرے زخموں پہ لگا مرہم کہ مَیں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سُن مَیں ہوگیا زار و نزار

اے مرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرّہ مرا
پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

ان دلوں کو خود بدل دے اَے مرے قادر خدا
تُو تو ربّ العالمیں ہے اور جہاں کا شہریار

تیرے آگے محو یا اثبات ناممکن نہیں
جوڑنا یا توڑنا سب کام تیرے اختیار

اے خدا کمزور ہیں ہم اپنے ہاتھوں سے اُٹھا
ناتواں ہم ہیں ہمارا خود اُٹھا لے سارا بار

مجھ کو دے اک ذوقِ عبادت اے خدا جوش و تپش
جس سے ہو جاؤں میں غم میں دیں کے اک دیوانہ وار

وہ لگا دے آگ میرے دل میں ملت کے لئے
شعلے پہنچیں جس کے ہر دم آسماں تک بے شمار

اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہارِ دیں کہ ہوں میں اشکبار

اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف
نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار

پیشہ ہے رونا ہمارا پیشِ ربِّ ذوالمنن
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے
پر نہ چھوڑا ساتھ تُو نے اے مرے حاجت برار

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
مَیں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ مَیں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

مُلک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نَے دیار

مجھ کو کیا مُلکوں سے میرا مُلک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

اے مرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبُو تم بنو مُشکِ تتار

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کِبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

انتخابِ کلام

حضرتِ مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی

(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

(از کلامِ محمود)

ہمارا خُدا

مری رات دن بس یہی اِک دُعا ہے
کہ اس عالمِ کون کا اِک خدا ہے

اُسی نے ہے پیدا کیا اِس جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو

وہ ہے ایک اُس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر

نہ ہے باپ اس کا نہ ہے کوئی بیٹا
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا

ہر اک چیز پر اس کو قدرت ہے حاصل
ہر اک کام کی اس کو طاقت ہے حاصل

پہاڑوں کو اس نے ہی اُونچا کیا ہے
سمندر کو اس نے ہی پانی دیا ہے

یہ دریا جو چاروں طرف بہہ رہے ہیں
اسی نے ہی قدرت سے پیدا کئے ہیں

سمندر کی مچھلی۔ ہوا کے پرندے
گھریلو چرندے۔ بنوں کے درندے
سبھی کو وہی رزق پہنچا رہا ہے
ہر اک اپنے مطلب کی شے کھا رہا ہے
وہ زندہ ہے اور زندگی بخشتا ہے
وہ قائم ہے ہر ایک کا آسرا ہے
دلوں کی چھپی بات بھی جانتا ہے
بدوں اور نیکوں کو پہچانتا ہے
وہ دیتا ہے بندوں کو اپنے ہدایت
دکھاتا ہے ہاتھوں پہ اُن کے کرامت
ہے فریاد مظلوم کی سننے والا
صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا
گناہوں کو بخشش سے ہے ڈھانپ لیتا
غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا
یہی رات دن اب تو میری صدا ہے
یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے

قرآن مجھ کو دیدے

ایمان مجھ کو دیدے عرفان مجھ کو دیدے
قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دیدے

دل پاک کردے میرا دُنیا کی چاہتوں سے
سبّوحیت سے حصّہ سُبحان مجھ کو دیدے

کردے جو حق و باطل میں امتیازِ کامل
اے میرے پیارے ایسا فرقان مجھ کو دیدے

ہم کو تری رفاقت حاصل رہے ہمیشہ
ایسا نہ ہو کہ دھوکہ شیطان مجھ کو دیوے

دجّال کی بڑائی کو خاک میں ملا دُوں
قوت مجھے عطا کر سلطان مجھکو دیدے

ہو جائیں جس سے ڈھیلی سب فلسفہ کی چولیں
میرے حکیم ایسا برہان مجھ کو دیدے

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا راہ نما ہے

مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوبِ خدا ہے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے

ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہِ ہر دو سرا ہے

خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہِ دیں کا راہ نما ہے

مَیں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہُوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

مَیں اپنے سیہ خانۂ دل کی خاطر
وفاؤں کے خالق وفا چاہتا ہوں

جو پھر سے ہرا کر دے ہر خشک پَودا
چمن کے لئے وہ صبا چاہتا ہوں

مجھے بَیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دُنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

وہی خاک جس سے بنا میرا پُتلا
میں اُس خاک کو دیکھنا چاہتا ہوں

نکالا مجھے جس نے میرے چمن سے
مَیں اس کا بھی دِل سے بھلا چاہتا ہوں

میرے بال و پر میں وہ ہمت ہو پیدا
کہ لے کر قفس کو اڑا چاہتا ہوں

بلند پروازی کی ترغیب

مَیں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کرونگا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں اور انکی نگاہ رہے نیچی

وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر شیروں کی طرح غرّاتے ہوں
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں تو منہ میں کف بھر لاتے ہوں

وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر اُمید لگائے بیٹھے ہوں
وہ ادنیٰ ادنیٰ خواہش کو مقصود بنائے بیٹھے ہوں

شمشیرِ زباں سے گھر بیٹھے دشمن کو مارے جاتے ہوں
میدانِ عمل کا نام بھی لو تو جھینپتے ہوں گھبراتے ہوں

اے میری اُلفت کے طالب! یہ میرے دل کا نقشہ ہے
اب اپنے نفس کو دیکھ لے تُو وہ ان باتوں میں کیسا ہے

ہے خواہش میری اُلفت کی تو اپنی نگاہیں اونچی کر
تدبیر کے جالوں میں مت پھنس کر قبضہ جا کے مقدر پر

مَیں واحد کا ہوں دلدادہ اور واحد میرا پیارا ہے
گر تُو بھی واحد بن جائے تو میری آنکھ کا تارا ہے

تُو ایک ہو ساری دنیا میں کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو
تُو سب دُنیا کو دے لیکن خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ کی اُمین

(نوٹ :- لجنات بچیوں کی اُمین کے موقع پر یہ دُعائیہ نظم پڑھا کریں۔)

مریم نے کیا ہے ختم قرآں
اللہ کا ہے یہ اس پہ احساں

الفاظ تو پڑھ لئے ہیں سارے
اَب باقی ہے مطلب اور عرفاں

اللہ سے یہ مری دعا ہے
ان کو بھی کرے وہ اس پہ آساں

توفیق ملے اسے عمل کی
کامل ہو ہر اک جہت سے ایماں

مولےٰ کی عنایت و کرم کا
سایہ رہے اس کے سر پہ ہر آں

حلقہ میں ملائکہ کے کھیلے
ہر دم رہے دُور اس سے شیطاں

ہو فضلِ خدا کی اس پہ بارش
پھیلا رہے خُوب اس کا داماں

سر وقفِ خیالِ یارِ ازلی — دل نُورِ وفا سے مہرِ تاباں
آنکھوں میں حیا چمک رہی ہو — منہ حکمت و عمل سے دُرّ افشاں
فکروں سے خدا اسے بچائے — پیدا کرے خُرّمی کے ساماں
ہو دونوں جہان میں معزّز — ہوں چھوٹے بڑے سبھی ثنا خواں
مرضی ہو خُدا کی اس کی مرضی — مولیٰ کی رضا کی ہو یہ جویاں
سب عُمر بسر ہو اِتّقا میں — ہر لحظہ رہے یہ زیرِ فرماں
آمین کہیں میری دعا پر — بیٹھے ہیں تمام لوگ جویاں

مولیٰ سے دُعا ہے پیاری بہنو!
تم کو بھی دکھائے وہ یہ خوشیاں

یاد جس دل میں ہو اُس کی وہ پریشان نہ ہو

یاد جس دل میں ہو اُس کی وہ پریشان نہ ہو
ذکر جس گھر میں ہو اُس کا کبھی ویران نہ ہو

حیف اس سر پہ کہ جو تابعِ فرمان نہ ہو
تف ہے اس دل پہ کہ جو بندۂ احسان نہ ہو

وقتِ حسرت نہیں یہ ہمت و کوشش کا ہے وقت
عقل و دانائی سے کچھ کام لے نادان نہ ہو

یاد رکھ لیک کہ غلبہ نہ ملے گا جب تک
دل میں ایمان نہ ہو ہاتھ میں قرآن نہ ہو

کس طرح مانوں کہ سب کچھ ہے خزانے میں ترے
پر ترے پاس مرے درد کا درمان نہ ہو

کام وہ ہے کہ ہو جس کام کا انجام اچھا
بات وہ ہے کہ جسے کہہ کے پشیمان نہ ہو

بڑھتی رہے خُدا کی محبّت خُدا کرے

بڑھتی رہے خُدا کی محبّت خُدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خُدا کرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خُدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفٰےؐ کی رفاقت خدا کرے

مل جائیں تم کو زہد و دیانت خدا کرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خُدا کرے

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خُدا کرے

قرآنِ پاک ہاتھ میں اور دل میں نور ہو
مل جائے مومنوں کی فراست خُدا کرے

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب

بڑھتا رہے وہ نُورِ نبوّت خدا کرے

قائم ہو پھر سے حکمِ محمّد جہان میں

ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

تم ہو خُدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ

ہُوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خُدا کرے

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ

ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خُدا کرے

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ

اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خُدا ہو جاؤ

گرتے پڑتے درِ مولےٰ پہ رسا ہو جاؤ

اور پروانے کی مانند فدا ہو جاؤ

جو ہیں خالق سے خفا اُن سے خفا ہو جاؤ
جو ہیں اس در سے جُدا اُن سے جُدا ہو جاؤ

حق کے پیاسوں کے لئے آبِ بقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کے لئے کالی گھٹا ہو جاؤ

قطب کا کام دو تم ظُلمت و تاریکی ہیں
بُھولے بھٹکوں کے لئے راہ نما ہو جاؤ

راہِ مولےٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

موردِ فضل و کرم وارثِ ایمان و ہُدیٰ
عاشقِ احمدؐ و محبوبِ خُدا ہو جاؤ

ظہورِ مہدی آخر زماں ہے

ظہورِ مہدئ آخر زماں ہے
سنبھل جاؤ کہ وقتِ امتحاں ہے

محمدؐ میرے تن میں مثلِ جاں ہے
یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے

گیا اسلام سے وقتِ خزاں ہے
ہوئی پیدا بہارِ جاوداں ہے

نہیں دنیا کی خواہش ہم کو ہرگز
فدا دیں پہ ہی اپنا مال و جاں ہے

نہیں اسلام کو کچھ خوف محمودؔ
کہ اس گلشن کا احمدؐ باغباں ہے

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

مٹ جاؤں میں تو اس کی پرواہ نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو

سینہ میں جوشِ غیرت اور آنکھ میں حیا ہو
لب پر ہو ذکر تیرا دل میں تری وفا ہو

شیطان کی حکومت مٹ جائے اِس جہاں سے
حاکم تمام دُنیا پر میرا مصطفےٰ ہو

محمود عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو رُوح میری سجدہ میں سامنے خُدا ہو

نونہالانِ جماعت سے خطاب

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تا کہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سُستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

دِل میں ہو نور تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

رغبتِ دل سے ہو پابندِ نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصّۂ احکام نہ ہو

پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایّام نہ ہو

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

دشمنی ہو نہ محبانِ محمدؐ سے تمہیں
جو معاند ہیں تمہیں ان سے کوئی کام نہ ہو

امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکرو پریشانیٔ حکام نہ ہو

تم مدبر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو

عسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

کام مشکل ہے مگر منزلِ مقصود ہے دُور
اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

میری تو حق میں تمہارے یہ دُعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

٭

خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی

خدا سے چاہیئے ہے کو لگانی | کہ سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی
وہی راحت وہی آرام دل کا | اسی سے رُوح کو ہے شادمانی

سپر ہوتا ہے وہ ہر ناتواں کا | وہی کرتا ہے اس کی پاسبانی
بچاتا ہے ہر اک آفت سے ان کو | ٹلاتا ہے بلائے ناگہانی
اُسی کو پا کے سب کچھ ہم نے پایا | کُھلا ہے ہم پہ یہ رازِ نہانی

خُدا نے ہم کو دی ہے کامرانی

فسبحان الّذی اَوفی الامانی

عطا کر جاہ و عزّت دو جہاں میں | ملے عظمت زمین و آسماں میں

بنیں ہم بلبلیں بُستانِ احمد | رہے برکت ہمارے آشیاں میں

ہمارا گھر ہو مثلِ باغِ جنّت | ہو آبادی ہمیشہ اس مکاں میں

بنیں ہم سب کے سب خدامِ احمد | کلام اللہ پھیلائیں جہاں میں
عطا کر عمر و صحت ہم کو یا ربّ | ہمیں مت ڈال پیارے امتحاں میں

یہ ہوں میری دُعائیں ساری مقبول | ملے عزت ہمیں دونوں جہاں میں

ترا وہ فضل ہو نازل الٰہی! کہ ہو یہ شور ہر کون و مکاں میں

خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی

سبحان الّذی اَوفی الاَمانی

جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اُٹھانا پڑے ہمیں

اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

محمودؔ کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

قادیان کی یادیں

ہے رضائے ذاتِ باری اَب رضائے قادیاں
مدعائے حق تعالےٰ مدعائے قادیاں

وہ ہے خوش اموال پر یہ طالبِ دیدار ہے
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں

گر نہیں عرشِ معلّٰی سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں

میرے پیارے دوستو تم دم نہ لینا جب تلک
ساری دُنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیاں

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہُوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقامِ پاک کا
سوتے سوتے بھی یہ کہہ اٹھتا ہوں ہائے قادیاں

آہ کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیلِ مرام
باندھیں گے رختِ سفر کو ہم برائے قادیاں

گلشنِ احمد کے پھولوں کی اڑا لائی ہُوا
زخم تازہ کر گئی بادِ صبائے قادیاں

جب کبھی تم کو ملے موقعہ دُعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہلِ وفائے قادیاں

تعریف کے قابل ہیں یارب ترے دیوانے

تعریف کے قابل ہیں یارب ترے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دُنیا کے ہیں ویرانے

فرزانوں نے دُنیا کے شہروں کو اجاڑا ہے
آباد کریں گے اَب دیوانے یہ ویرانے

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمعِ رخِ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دُنیا کے پروانے

ہے ساعتِ سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے

یہ دَرد رہے گا بن کے دَوا تم صبر کرو وقت آنے دو

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ دَرد رہے گا بن کے دَوا تم صبر کرو وقت آنے دو

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا جاتی ہے اگر تو جانے دو

تم دیکھو گے کہ انہیں میں سے قطراتِ محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو

صادق ہے اگر تو صدق دکھا قربانی کر ہر خواہش کی
ہیں جنسِ وفا کے ناپنے کے دُنیا میں یہی پیمانے دو

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کُندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بےفائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشکِ چمن اس دن
ہے قادرِ مطلق یار مرا تم میرے یار کو آنے دو

جو سچے مومن بن جاتے ہیں موت بھی ان سے ڈرتی ہے
تم سچے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو

یا صدق محمدؐ عربی ہے یا احمدؑ ہندی کی ہے وفا
باقی تو پرانے قصے ہیں تازہ ہیں یہی افسانے دو

وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو

محمودؔ اگر منزل ہے کٹھن تو راہ نما بھی کامل ہے
تم اس پہ بھروسہ کر کے چلو آفات کا خیال ہی جانے دو

انتخاب کلام

حضرت مرزا طاہر احمد

(ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(از کلامِ طاہر)

ظہور خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم

اِک رات مَفاسِد کی وہ تیرہ و تار آئی — جو نُور کی ہر مشعل ظلمات پہ وار آئی
تاریکی پہ تاریکی، گمراہی پہ گمراہی — اِبلیس نے کی اپنے لشکر کی صف آرائی
طُوفانِ مَفاسِد میں غرق ہوگئے بَحر و بَر — ایرانی و فارانی۔ رُومی و بُخارائی
بَن بیٹھے خدا بندے۔ دیکھا نہ مقام اُس کا
طاغُوت کے چیلوں نے بَھنیا لیا نام اُس کا

تب عرشِ مُعلّٰی سے اِک نُور کا تخت اُترا — اِک فوج فرشتوں کی ہمراہ سوار آئی
اِک ساعتِ نُورانی خورشید سے روشن تر — پہلو میں لئے جَلوے بے حدّ و شُمار آئی
کافُور ہُوا باطِل، سب ظُلم ہُوئے زائل — اُس شمس نے دِکھلائی جب شانِ خود آرائی
اِبلیس ہُوا غارت، چَوپَٹ ہُوا کام اُس کا
تَوحید کی یورش نے دَر چھوڑا نہ بام اُس کا

مرزائے غلام احمد۔ تھی جو بھی متاعِ جاں — کر بیٹھا نثار اُس پر۔ ہو بیٹھا تمام اُس کا
دِل اُس کی محبّت میں ہر لحظہ تھا رام اس کا — اِخلاص میں کامِل تھا وہ عاشقِ تام اُس کا
اِس دور کا یہ ساقی۔ گھر سے تو نہ کچھ لایا — مے خانہ اُسی کا تھا۔ مے اُس کی تھی جام اُس کا

سازندہ تھا یہ، اِس کے سب ساجھی تھے گیت اُس کے

دُھن اِس کی تھی گیت اُس کے۔ لب اِسکے پیام اُس کا

اِک مَیں بھی تو ہوں یارب۔ صیدِ تہِ دام اُس کا

دِل گاتا ہے گُن اُس کے۔ لب جپتے ہیں نام اُس کا

آنکھوں کو بھی دِکھلا دے۔ آنا لبِ بام اُس کا

کانوں میں بھی رَس گھولے۔ ہر گام۔ خِرام اُس کا

خیرات ہو مجھ کو بھی۔ اِک جلوۂ عام اُس کا

پھر یُوں ہو کہ ہو دِل پر۔ اِلہام کلام اُس کا

اُس بام سے نُور اُترے نغمات میں ڈھل ڈھل کر

نغموں سے اُٹھے خوشبو۔ ہو جائے نُمود عنبر

اَے شاہِ مکّی و مدنی سیّد الوریٰؐ

اَے شاہِ مکّی و مدنی سیّدِ الوریٰؐ

تجھ سا مجھے عزیز نہیں کوئی دُوسرا

تیرا غلامِ دَر ہوں ترا ہی اسیرِ عشق

تُو میرا بھی حبیب ہے، محبوبِ کبریا

تیرے جلَو میں ہی مرا اُٹھتا ہے ہر قدم

چلتا ہوں خاکِ پا کو تری چُومتا ہوا

تُو میرے دِل کا نُور ہے اَے جانِ آرزو

روشن تجھی سے آنکھ ہے اے نیّرِ ہُدیٰ

ہیں جان و جسم، سو تری گلیوں پہ ہیں نثار

اولاد ہے، سو وہ ترے قدموں پہ ہے فِدا

تُو وہ کہ میرے دل سے جگر تک اُتر گیا

مَیں وہ کہ میرا کوئی نہیں ہے ترے سوا

اے میرے والے مصطفیٰؐ اے سیّدِ الوریٰؐ

اے کاش ہمیں سمجھتے نہ ظالم جُدا جُدا

آزاد تیرا فیض زمانے کی قید سے
برسے ہے شرق و غرب پہ یکساں ترا کرم

تُو مشرقی نہ مغربی اے نورِ شش جہات
تیرا وطن عرب ہے نہ تیرا وطن عجم

تُو نے مجھے خرید لیا اک نگہ کے ساتھ
اب تُو ہی تُو ہے تیرے سوا میں ہوں کالعدم

ہر لحظہ بڑھ رہا ہے مرا تجھ سے پیار دیکھ
سانسوں میں بس رہا ہے تیرا عشق دم بدم

میری ہر ایک راہ تری سمت ہے رواں
تیرے سوا کسی طرف اٹھتا نہیں قدم

اے کاش مجھ میں قوتِ پرواز ہو تو میں
اڑتا ہوا بڑھوں، تری جانب سوئے حرم

تیرا ہی فیض ہے کوئی میری عطا نہیں
"ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم

یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمّد است
جان و دلم فدائے جمالِ محمّد است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمّد است"

صلی اللہ علیہ وسلّم

حضرتِ سیّدِ وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلّم
سب نبیوں میں افضل و اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم
نام محمّد کام مکرّم صلی اللہ علیہ وسلّم
ہادیٔ کامل رہبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلّم
آپؐ کے جلوۂ حُسن کے آگے شرم سے نُوروں والے بھاگے
مہر و ماہ نے توڑ دیا دم ۔ صلّی اللہ علیہ وسلّم
اِک جلوے میں آناً فاناً ۔ بھر دیا عالَم کر دیئے روشن
اُتّر دکھن پُورب پچّھم ۔ صلّی اللہ علیہ وسلّم

اوّل و آخر، شارِع و خاتَم
صلّی اللہ علیہ وسلّم

آج کی رات

(ربوہ میں ۲۷ رمضان المبارک کی رات کے روح آفریں مناظر سے متاثر ہوکر)

ذکر سے بھر گئی ربوہ کی زمیں آج کی رات
اُتر آیا ہے خُداوند یہیں آج کی رات

شہر۔ جنّت کے بِلا کرتے تھے طعنے جِس کو
بَن گیا واقعتہً خُلدِ بریں آج کی رات

وا درِ گِریہ، کُشُا دیدہ و دِل، لَب آزاد
کِس مزے میں ہیں ترے خاک نشیں آج کی رات

کُوچے کُوچے میں بَپا شور "مَتٰی نَصْرُاللّٰہ"
لاجرَم نُصرتِ باری ہے قریں آج کی رات

جانے کِس فِکر میں غلطاں ہے مِرا کافِرگر
اِدھر اِک بار جو آ نکلے کہیں آج کی رات

"غیرمُسلِم" کِسے کہتے ہیں۔ اُسے دِکھلائے
ایک اِک ساکِنِ ربوہ کی جبیں آج کی رات

"کافِر، مُلحِد و دجّال" بَلا سے ہوں مگر
تیرے عُشّاق کوئی ہیں تو یہیں آج کی رات

آنکھ اپنی ہی ترے عشق میں ٹپکاتی ہے
وہ لہو جس کا کوئی مول نہیں، آج کی رات

دیکھ اِس درجہ غمِ ہجر میں روتے روتے
مَر نہ جائیں ترے دیوانے کہیں آج کی رات

جن پہ گُزری ہے وہی جانتے ہیں۔ غیروں کو
کیسے بتلائیں کہ تھی کِتنی حَسیں آج کی رات

کاش اُتر آئیں یہ اُڑتے ہوئے رنگیں لمحات
کاش یُوں ہو کہ ٹھہر جائے یہیں آج کی رات

خُدّامِ احمدیّت

ہیں بادہ مست بادہ آشامِ احمدیت
چلتا ہے دورِ مینا و جامِ احمدیت
تِشنہ لبوں کی خاطر ہر سمت گھومتے ہیں
تھامے ہوئے سُبوئے گُلفامِ احمدیت

خدامِ احمدیت، خُدامِ احمدیت

جب دہریت کے دَم سے مسموم تھیں فضائیں
پھوٹی تھیں جابجا جب اِلحاد کی وبائیں
تب آیا اک منادی، اور ہر طرف صدا دی
آؤ کہ اِن کی زد سے اِسلام کو بچائیں

زورِ دُعا دِکھائیں، خُدامِ احمدیت

پھر باغِ مصطفےٰ کا دھیان آیا ذوالمنن کو
سینچا پھر آنسوؤں سے احمد نے اِس چمن کو
آہوں کا تھا بُلاوا پھولوں کی انجمن کو
اور کھینچ لائے نالے مرغانِ خوش لحن کو

لوٹ آئے پھر وطن کو، خُدامِ احمدیت

چمکا پھر آسمانِ مشرق پہ نامِ احمد
مغرب میں جگمگایا ماہِ تمامِ احمد
وہم و گماں سے بالا عالی مقامِ احمد
ہم ہیں غلامِ خاک پائے غلامِ احمد

مرغانِ دامِ احمد، خُدامِ احمدیت

ربوہ میں آجکل ہے جاری نظام اپنا
پر قادیاں رہے گا مرکز مدام اپنا
تبلیغِ احمدیت دُنیا میں کام اپنا
دارالعمل ہے گویا عالم تمام اپنا

پوچھو جو نام اپنا، خُدامِ احمدیت

اُٹھو کہ ساعتِ آئی اور وقت جا رہا ہے — پسرِ مسیح دیکھو کب سے جگا رہا ہے

گو دیر بعد آیا از راہِ دُور لیکن — وہ تیز گام آگے بڑھتا ہی جا رہا ہے

تم کو بُلا رہا ہے ، خُدّامِ احمدیت!

مردِ حق کی دُعا

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظلمت و جَور ٹل جائے گی

آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رُخ پلٹ جائے گا، رُت بدل جائے گی

تم دُعائیں کرو یہ دُعا ہی تو تھی، جس نے توڑا تھا سرکبرِ نمرود کا

ہے ازل سے یہ تقدیرِ نمرودیت، آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

یہ دُعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ، ساحروں کے مقابل بنا اژدھا

آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دُعا ، سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

خوں شہیدانِ اُمت کا اے کم نظر، رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا

ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے ، پھول پھل لائے گی پھول پھل جائے گی

ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا ۔ ساتھ میرے ہے تائیدِ ربُّ الوریٰ

کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دُعا ، آج بھی، اِذن ہوگا تو چل جائے گی

دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں، قولِ اُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن
سُنّتُ اللہ ہے ۔ لا جَرَم بِالیَقیں، بات ایسی نہیں جو بدل جائے گی

یہ صَدائے فقیرانہ حق آشنا ، پھیلتی جائے گی شَش جِہت میں سَدا
تیری آواز اے دُشمنِ بَد نَوا ، دو قدم دُور دو تین پَل جائے گی

عصرِ بیمار کا ہے مَرض لا دَوا ، کوئی چارہ نہیں اَب دُعا کے سوا
اے غُلامِ مَسیحُ الزّماں ہاتھ اُٹھا، مَوت بھی آگئی ہو تو ٹَل جائے گی

الفضل کے صد سالہ جشنِ تشکر نمبر کے لیے

ہم آن مِلیں گے مَتْوالو ۔ بس دیر ہے کَل یا پَرسوں کی
تم دیکھو گے تو آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ دید کے ترسوں کی

ہم آمنے سامنے بیٹھیں گے ۔ تو فَرطِ طَرَب سے دونوں کی
آنکھیں ساون برسائیں گی۔ اور پیاس بجھے گی برسوں کی

تُم دُور دُور کے دیسوں سے ۔ جب قافِلہ قافِلہ آؤ گے
تو میرے دِل کے کھیتوں میں پُھولیں گی فصلیں سَرسوں کی

یہ عشق و وفا کے کھیت رضا کے خوشوں سے لَد جائیں گے
موسم بدلیں گے ۔ رُت آئے گی ساجَن، پیار کے دَرسوں کی

مرے بھولے بھالے حبیب مجھے۔ لکھ لکھ کر کیا سمجھاتے ہیں
کیا ایک اُنہی کو دُکھ دیتی ہے۔ جُدائی لمبے عرصوں کی؟
یہ بات نہیں وعدوں کے لمبے لیکھوں کی۔ تم دیکھو گے
ہم آئیں گے۔ جھوٹی نکلے گی۔ لاف خدا ناترسوں کی
دُور ہو گی کلفت عرصوں کی
اور پیاس بجھے گی برسوں کی
ہم گیت ملن کے گائیں گے
پھولیں گی فصلیں سرسوں کی

ہو تمہی کل کے قافلہ سالار

وقت کم ہے۔ بہت ہیں کام۔ چلو | ملگجی ہو رہی ہے شام۔ چلو
زندگی اس طرح تمام نہ ہو | کام رہ جائیں ناتمام۔ چلو
کہہ رہا ہے خرامِ بادِ صبا | جب تلک دم چلے مدام چلو
منزلیں دے رہی ہیں آوازیں | صبح محوِ سفر ہو شام چلو
ساتھیو میرے ساتھ ساتھ رہو | قربتوں کا لئے پیام۔ چلو
تم اُٹھے ہو تو لاکھ اُجالے اُٹھے | تم چلے ہو تو برق گام چلو

کبھی ٹھہرو تو مثلِ ابرِ بہار جب برس جائے فیضِ عام-چلو
رات جاگو تو نجوم کے ساتھ دِن کو سورج سے ہم خرام چلو
ہو تمہی کل کے قافلہ سالار آج بھی ہو تمہی امام-چلو
تم سے وابستہ ہے جہانِ نو تمہیں سونپی گئی زمام-چلو

آگے بڑھ کر قدم تو لو-دیکھو عہدِ نو ہے تمہارے نام-چلو
پیشوائی کرو-تمہاری طرف آ رہا ہے نیا نظام-چلو
اے خوشا-دِل بیار-دست بکار ہر در ہر شاد کام چلو
میرے پیارو خدا کے پیاروں پر دائماً بھیجتے سلام چلو
زیرو بم میں دِلوں کی دھڑکن کے موجزن ہو خدا کا نام-چلو
دل سے اُٹھے جو نعرۂ تکبیر ہو ثریا سے ہمکلام-چلو

غمِ دُنیا کی ہے دوا غمِ عشق
دمِ عیسٰی نہیں-سوا دمِ عشق
بحرِ عالم میں اک بپا کر دو
پیار کا غلغلہ-تلاطمِ عشق

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اِک اپنا بھی تو گھر تھا

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اِک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسی سُندر تھی وہ بستی ویسا وہ گھر بھی سُندر تھا

دیس بدیس لئے پھرتا ہوں اپنے دِل میں اُس کی کتھائیں
میرے مَن میں آن بسی ہے تَن مَن دھَن جس کے اندر تھا

سادہ اور غریب تھی جنتا۔ لیکن نیک نصیب تھی جنتا
فیض رسان عجیب تھی جنتا۔ ہر بندہ، بندہ پَرور تھا

سچے لوگ تھے، سُچی بستی۔ کرموں والی اُچی بستی
جو اُونچا تھا۔ نیچا بھی تھا۔ عرش نشیں تھا خاک بسر تھا

اُس کی دھرتی تھی آکاشی۔ اُس کی پَرجا تھی پَرکاشی
جس کی صدیاں تھیں مُتلاشی۔ گلی گلی کا وہ منظر تھا

کرتے تھے آ آ کے بسیرے۔ پنکھ پکھیرُو شام سویرے
پھولوں اور پھلوں سے بوجھل۔ بُستاں کا ایک ایک شجر تھا

اُس کے سُروں کا چرچا جاجا۔ دیس بدیس میں ڈنکا باجا
اُس بستی کا پیتم راجا۔ کرشن کنہیا مُرلی دھر تھا

چاروں اور بجی شہنائی۔ بھجنوں نے اِک دُھوم مچائی
رُت بھگوان مِلَن کی آئی۔ پِیتم کا دَرشن گھر گھر تھا

گوتم بُدھا بُدھی لایا۔ سب رِشیوں نے درس دکھایا
عیسیٰ اُترا مہدی آیا جو سب نبیوں کا مَظہر تھا

مہدیؑ کا دِلدار محمدؐ۔ نبیوں کا سردار محمدؐ
نورِ نظر سرکار محمدؐ۔ جِس کا وہ منظورِ نظر تھا

آشاؤں کی اُس بستی میں۔ مَیں نے بھی فیض اُس کا پایا
مجھ پر بھی تھا اُس کا چھایا۔ جِس کا مَیں ادنیٰ چاکر تھا

اِتنے پیار سے کِس نے دی تھی میرے دِل کے کواڑ پہ دستک
رات گئے مِرے گھر کون آیا۔ اُٹھ کر دیکھا تو اِیشَر تھا

عَرش سے فَرش پہ مایا اُتری۔ رُوپا ہوگئی ساری دھرتی
مِٹ گئی کُلفت چھا گئی مستی۔ وہ تھا مَیں تھا مَن مَندِر تھا

تجھ پر میری جان نچھاور۔ اِتنی کرپا اِک پاپی پر
جِس کے گھر نارائن آیا۔ وہ کیڑی سے بھی کمتر تھا

رب نے آخر کام سنوارے۔ گھر آئے بِرہا کے مارے
آ دیکھے اُونچے مینارے۔ نُورِ خدا تا حدِّ نظر تھا

مَولا نے وہ دِن دکھلائے۔ پریمی رُوپ نگر کو آئے

ساتھ فرشتے پَر پھیلائے۔ سایۂ رحمت بر سر پَر تھا

عشقِ خدا مُونہوں پر" دستے" پھُوٹ رہا تھا نُور۔ نظر سے

اَکھیَن سے نے پیت کی بَرسے۔ قابلِ دید۔ ہر دیدہ وَر تھا

لیکن آہ جو رَستہ تکتے۔ جان سے گزرے تجھ کو ترستے

کاش وہ زندہ ہوتے جن پر۔ ہجر کا اِک اِک پَل دُوبھر تھا

آخر دَم تک تجھ کو پُکارا۔ آس نہ ٹوٹی، دِل نہ ہارا

مُصلحِ عالَم باپ ہمارا۔ پَیکرِ صبر و رضا، رہبر تھا

سدا سُہاگن رہے یہ بستی۔ جس میں پیدا ہوئی وہ ہستی

جس سے نُور کے سوتے پھُوٹے۔ جو نُوروں کا اِک ساگر تھا

ہیں سب نام خدا کے سُندر۔ واہے گرو۔ اللہُ اَکبر

سب فانی۔ اِک وہی ہے باقی۔ آج بھی ہے جو کل اِیشر تھا

ہم کو قادیاں ملے

ہر لوگ وہ بھی چاہتے ہیں دولت جہاں ملے
زمیں ملے۔ مکاں ملے۔ سکونِ قلب و جاں ملے

پر احمدی وہ ہیں کہ جن کے جب دعا کو ہاتھ اُٹھیں
تڑپ تڑپ کے یوں کہیں کہ ہم کو قادیاں ملے

غضب ہوا کہ مشرکوں نے بُت کدے بنا دیئے
خدا کے گھر۔ کہ درسِ وحدتِ خدا۔ جہاں ملے

چلے چلو۔ تمہاری راہ دیکھتی ہیں مسجدیں
وہ منتظر ہیں خانۂ خدا سے پھر اذاں ملے

بڑھے چلو براہِ دیں خوش نصیب کہ تمہیں خلیفۃ المسیح سے امیر کارواں ملے
جیو تو کامراں جیو۔ شہید ہو تو اس طرح کہ دین کو تمہارے بعد عمرِ جاوداں ملے
ہے زندہ قوم وہ نہ جس میں ضعف کا نشاں ملے
کہ طفل طفل، پیر پیر، جس کا نوجواں ملے

نذرالاسلام کی ایک نظم کا منظوم ترجمہ

توحید کے پرچارک۔ میرے مُرشد کا نام محمدؐ ہے
ہے بات یہی برحق۔ مرے مُرشد کا نام محمدؐ ہے

اُس نام کے جپنے سے قرآن۔ کا ہوتا ہے اِدراک مجھے
یہ سُندر نام ہونٹوں سے دِل تک۔ کردیتا ہے پاک محمدؐ
اللہ کے بہت پیارے۔ مرے مُرشد کا نام محمدؐ ہے

وہ مولیٰ سے ملواتا ہے جب نام اس کا میں لیتا ہوں
اِک بحرِ نور کی موجوں پر۔ اِک نُور کی کشتی کھیتا ہوں
اَے جگ والو۔ سُن لو۔ مرے مُرشد کا نام محمدؐ ہے

اُس نام کے دیپ جلاتا ہوں تو چاند ستارے دیکھتا ہوں
سینے سے عرش تک اُٹھتے ہوئے نُوروں کے دھارے دیکھتا ہوں
میرے نُورِ مجسم۔صلی اللہ۔ مُرشد کا نام محمدؐ ہے

اُس نام کا پلّو پکڑے پکڑے اُس دُنیا تک جاؤں گا
اُس کے قدموں کی خاک تلے میں اپنی جنت پاؤں گا
ہردم۔ نذر الاسلام ۔ مرے مُرشد کا نام محمدؐ ہے

انتخاب کلام

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

پرواز کے پَر پیدا کر

حُسن اپنا ہی نظر آیا تو کیا آیا نظر
غیر کا حُسن جو دیکھے وہ نظر پیدا کر

چشمِ احباب میں گر تُو نے جگہ پائی تو کیا
حُسن و احساں سے دلِ خصم میں گھر پیدا کر

یہ زر و مال تو دُنیا میں ہی رہ جائیں گے
حشر کے روز جو کام آئے وہ زر پیدا کر

احمدی! گر تجھے بننا ہے صحابہؓ کا مثیل
دست و بازو وہ دل وہ گُردہ جگر پیدا کر

پھر وہی نالہ وہی نیم شبی ان کی دُعا
پھر وہی گریہ وہی دیدۂ تر پیدا کر

پھر وہی رنگِ وفا اور وہی شورشِ عشق
پھر وہی سوز وہی دَرد و اثر پیدا کر

پھر وہی زُہد وہی تقویٰ وہی نفس کشی
ہاں وہی ضبط وہی غضِ بصر پیدا کر

وحدت و طاعت و بے نفسی و صدق و اخلاص
حکمت و معرفت و علم و ہنر پیدا کر

دین پر مال و تن و جان تھے اُنکے قرباں
رنگ یہ ہو سکے تجھ سے بھی اگر پیدا کر

شانِ اسلام کی قائم جو انہوں نے کی تھی
نقشِ عالم میں وہی بارِ دگر پیدا کر

سخت مشکل ہے کہ اس چال سے منزل یہ کٹے
ہاں اگر ہو سکے پرواز کے پَر پیدا کر

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

(از دُرِّ عدن)

پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار

رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دُنیا میں تُو آتی تھی

جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی

یہ خونِ جگر سے پالنے والے تیرا خون بہاتے تھے
جو نفرت تیری ذات سے تھی فطرت پر غالب آتی تھی

کیا تیری قدر و قیمت تھی؟ کچھ سوچ تری کیا عزت تھی
تھا موت سے بدتر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی

تھا عورت ہونا سخت خطا تھے تجھ پہ سارے جبر روا
یہ جُرم نہ بخشا جاتا تھا تا مرگ سزائیں پاتی تھی

گویا تو کنکر پتھر تھی احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر! ترکہ میں بانٹی جاتی تھی

وہ رحمتِ عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار!
پاک محمدؐ مصطفٰے نبیوں کا سردار

اللہ تعالٰے کے حضور

اے محسن و محبوب خدا اے مرے پیارے — اے قوتِ جاں اے دلِ محزوں کے سہارے

اے شاہِ جہاں نورِ زماں خالقِ باری — ہر نعمتِ کونین ترے نام پہ واری

یارا نہیں پاتی ہے زباں شکر و ثنا کا — احسان سے بندوں کو دیا اذن دعا کا

کیا کرتے جو حاصل یہ وسیلہ بھی نہ ہوتا — یہ آپ سے دو باتوں کا حیلہ بھی نہ ہوتا

تسکینِ دل و راحتِ جاں مل ہی نہ سکتی — آلامِ زمانہ سے اماں مل ہی نہ سکتی

پروا نہیں باقی نہ ہو بے شک کوئی چارا — کافی ہے ترے دامنِ رحمت کا سہارا

مایوس کبھی تیرے سوالی نہیں پھرتے — بندے تری درگاہ سے خالی نہیں پھرتے

مالک ہے جو تو چاہے تو مُردوں کو جلا دے
اے قادرِ مطلق مرے پیاروں کو شفا دے

جاتے ہو مری جان خُدا حافظ و ناصر

(حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
کے زمانہ طالب علمی میں سفرِ انگلستان کے موقع پر)

جاتے ہو مری جان خُدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان خُدا حافظ و ناصر

ہر کام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری
ہر لحظہ و ہر آن خُدا حافظ و ناصر

والی ہو امصارِ علومِ دو جہاں کے
اے یوسفِ کنعان خُدا حافظ و ناصر

ہر علم سے حاصل کرو عرفانِ الٰہی
بڑھتا رہے ایمان خُدا حافظ و ناصر

پہرہ ہو فرشتوں کا قریب آنے نہ پائے
ڈرتا رہے شیطان خُدا حافظ و ناصر

ہر بحر کے غواص بنو لیک بایں شرط
بھیگے نہیں دامان خُدا حافظ و ناصر

سرپاک ہو اغیار سے دل پاک نظر پاک
اے بندۂ سبحان خُدا حافظ و ناصر

محبوبِ حقیقی کی امانت سے خبردار
اے حافظِ قرآن خُدا حافظ و ناصر

التجائے قادیان

(سفر یورپ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قادیان کی یاد میں نظم کے جواب میں)

سیدا! ہے آپ کو شوقِ لقائے قادیاں
ہجر میں خوں بار ہیں یاں چشم ہائے قادیاں

سب تڑپتے ہیں کہاں ہے زینتِ دار الاماں
رونقِ بستانِ احمد دل رُبائے قادیاں

جان پڑ جاتی تھی جن سے وہ قدم ملتے نہیں
قالبِ بے رُوح سے ہیں کوچہ ہائے قادیاں

رُوح بھی پاتی نہیں کچھ چین قالب کے بغیر
ان کے مُنہ سے بھی نکل جاتا ہے ہائے قادیاں

ہو وفا کو ناز جس پر جب ملے ایسا مطاع
کیوں نہ ہو مشہورِ عالم پھر وفائے قادیاں

کشتیٔ دینِ محمدؐ جس نے کی تیرے سپرد
ہو تری کشتی کا حافظ وہ خدائے قادیاں

مانگتے ہیں سب دعا ہو کر سراپا انتظار
جلد شاہِ قادیاں تشریف لائے قادیاں

خالقِ ہر دو جہاں کی رحمتیں ہوں آپ پر
والسّلام اے شاہِ دیں اے راہنمائے قادیاں

درویشانِ قادیان کے نام

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو
دیارِ مہدیٔ آخر زماں میں رہتے ہو
خدا نے بخشی ہے "الدّار" کی نگہبانی
اسی کے حفظ میں اس کی اماں میں رہتے ہو
فرشتے ناز کریں جس کی پہرہ داری پر
ہم اس سے دور ہیں تم اس مکاں میں رہتے ہو

نہ کیوں دلوں کو سکون و سرور ہو حاصل
کہ قربِ خطۂ رشکِ جناں میں رہتے ہو

تمہیں سلام و دُعا ہے نصیب صبح و مسا
جوارِ مرقدِ شاہِ زماں میں رہتے ہو

شبیں جہاں کی ہیں شب قدر اور دن عیدیں
جو ہم سے چھوٹ گیا اس جہاں میں رہتے ہو

کچھ ایسے گُل ہیں جو پژمُردہ ہیں جدا ہو کر
انہیں بھی یاد رکھو گلستاں میں رہتے ہو

تمہارے دَم سے ہمارے گھروں کی آبادی
تمہاری قید پہ صدقے ہزار آزادی

فی امانِ اللہ (بیٹی کی تقریبِ رخصتانہ پر)

لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو
بڑھتی ہوئی خدا کی عنایت نصیب ہو

ہر ایک زندگی کی حلاوت نصیب ہو
ہر ایک دو جہان کی نعمت نصیب ہو

علم و عمل نصیب ہو عرفاں نصیب ہو
ذوقِ دعا و حسنِ عبادت نصیب ہو

محمود عاقبت ہو یہ زیست بامراد
خوشیاں نصیب عزت و دولت نصیب ہو

ہو رشکِ آفتاب ستارہ نصیب کا
آپ اپنی ہو مثال وہ قسمت نصیب ہو

ہر ایک دکھ سے تم کو بچائے مرا خدا
ہر ہر قدم پہ اس کی اعانت نصیب ہو

ہر وقت دل میں پیار سے یادِ خدا رہے
یہ نعمت و سرور یہ جنت نصیب ہو

اقبال تاجِ سر ہو ترے سر کے تاج کا
اس کو خدا و خلق کی خدمت نصیب ہو

نکلیں تمہاری گود سے پل کر وہ حق پرست
ہاتھوں سے جن کے دیں کی خدمت نصیب ہو

راضی ہوں تم سے میں مرا اللہ بھی رہے
اس کی رضا کی تم کو مسرت نصیب ہو

راحت ہی میں نے تم سے ہر طور پائی ہے
تم کو بھی دو جہاں میں راحت نصیب ہو

حافظ خدا رہا۔ میں رہی آج تک امیں
جس کی تھی اب اُسے یہ امانت نصیب ہو

حضرت مصلح موعود کی شان میں

بشارت دی مسیحا کو خدا نے
تمہیں پہنچے گی رحمت کی نشانی

ملے گا ایک فرزندِ گرامی
عطا ہوگی دِلوں کی شادمانی

وہ آیا ساتھ لے کر فضل آیا
بصد اکرام شاہِ دوجہانی

مٹا کر اپنی ہستی راہِ حق میں
جہاں کو اس نے بخشی زندگانی

یہی مدِنظر تھا ایک مقصد
برائے دینِ احمد جانفشانی

رہی نصرت خُدا کی شاملِ حال
گزاری زندگی باکامرانی

ہمیں داغِ جدائی آج دیکر
ہُوا حاضر حضورِ یارِ جانی

جو اس نے نور بھیجا تھا جہاں میں
ہُوا واصل بہ ربِّ جاودانی

وہ جس کے قلب و رُوح و تن مبارک
"مبارک آمدن رفتن مبارک"

مقامِ محمود

عرش پر نور سے لکھا گیا نامِ محمود
میرے محمود نے پایا ہے مقامِ محمود

اُن[1] کی خدمت میں خدا نے اسے پہنچایا
جن کو ہر وقت پہنچتا تھا سلامِ محمود

[1] یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عاشق غلام حضرت مسیح الزمان۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

رازِ نہانِ دل)

سلام بحضور سیّد الانام حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

بدرگاہِ ذی شان خیرُ الانام | شفیعُ الوریٰ مرجعِ خاص و عام
بصد عجز و منّت بصد احترام | یہ کرتا ہے عرض آپ کا اِک غلام

کہ اے شاہِ کونین عالی مقام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

حسینانِ عالم ہوئے شرمگیں | جو دیکھا وہ حُسن اور وہ نورِ جبیں
پھر اِس پر وہ اخلاقِ اکمل تریں | کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں

زہے خُلقِ اکمل زہے حُسنِ تام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

خلائق کے دل تھے یقیں سے تہی | بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
ضلالت تھی دُنیا پہ وہ چھا رہی | کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی

ہوا آپ کے دَم سے اس کا قیام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

محبت سے گھائل کیا آپؐ نے　　دلائل سے قائل کیا آپؐ نے
جہالت کو زائل کیا آپؐ نے　　شریعت کو کامل کیا آپؐ نے

بیاں کر دیئے سب حلال و حرام
عَلَیْكَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْكَ السَّلَام

نبوّت کے تھے جس قدر بھی کمال　　وہ سب جمع تھے آپؐ میں لامحال
صفاتِ جمال اور صفاتِ جلال　　ہر اک رنگ ہے بس عدیم المثال

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
عَلَیْكَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْكَ السَّلَام

مقدّس حیات اور مطہّر مذاق　　اطاعت میں یکتا عبادت میں طاق
سوارِ جہانگیر یکراں براق　　کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق

محمّد ہی نام اور محمّد ہی کام
عَلَیْكَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْكَ السَّلَام

محمدؐ مصطفےٰؐ ہے مجتبیٰ ہے

محمدؐ مصطفےٰؐ ہے مجتبیٰ ہے
محمدؐ مرلقا ہے دل رُبا ہے

محمدؐ جامعِ حُسن و شمائل
محمدؐ محسنِ ارض و سما ہے

کمالاتِ نبوت کا خزانہ
اگر پوچھو تو ختم الانبیا ہے

شریعت اس کی کامل اور مدلّل
غذا ہے اور دوا ہے اور شفا ہے

نہیں دیکھا ہے ان آنکھوں سے اکو
مگر دیکھا مثیلِ مصطفےٰؐ ہے

مرے توظلّ سے ہی اڑ گئے ہوش
تو پھر اصل خدا جانے کہ کیا ہے

کروں کیا وصف اس شمس الضحیٰ کا
کہ جس کا چاند یہ بدر الدجیٰ ہے

محمدؐ نیّرِ راہِ ہدیٰ ہے
محمدؐ شافعِ روزِ جزا ہے

وہی زندہ نبی ہے تا قیامت
کہ لنگر فیض کا جاری سدا ہے

یتیمی سے شہنشاہی پہ پہنچا
مگر پھر بھی وہی عجز و دعا ہے

غرض سچ مچ محمدؐ ہے محمدؐ
جبھی تو چار سو صلِّ علیٰ ہے

قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا

قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا
قرآن دل کی قوت قرآن ہے سہارا

اللہ میاں کا خط ہے جو میرے نام آیا
اُستانی جی پڑھاؤ جلدی مجھے سپارا

پہلے تو ناظرے سے آنکھیں کرونگی روشن
پھر ترجمہ سکھانا جب پڑھ چکوں میں سارا

مطلب نہ آئے جب تک کیونکر عمل ہے ممکن
بے ترجمے کے ہرگز اپنا نہیں گزارا

یارب تو رحم کر کے ہم کو سکھادے قرآں
ہر دُکھ کی یہ دوا ہو ہر درد کا ہو چارا

دل میں ہو میرے ایماں۔ سینے میں نورِ فرقاں
بن جاؤں پھر تو سچ مچ میں آسماں کا تارا

احمدی بچّی کی دُعا

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھادے
مری زندگی پاک وطیّب بنادے

مجھے دین و دُنیا کی دولت عطا کر
ہر اک درد اور دُکھ سے مجھکو شفا دے

زباں پر مری جھوٹ آئے نہ ہرگز
کچھ ایسا سبق راستی کا پڑھادے

گناہوں سے نفرت بدی سے عداوت
ہمیشہ رہیں دل میں اچھے ارادے

ہر اک کی کروں خدمت اور خیر خواہی
جو دیکھے وہ خوش ہو کے مجھ کو دعا دے

بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پہ شفقت
سراسر محبت کی پُتلی بنا دے

بنوں نیک اور دوسروں کو بناؤں
مجھے دین کا علم اتنا سکھا دے

خوشی تیری ہو جائے مقصود میرا
کچھ ایسی لگن دل میں اپنی لگا دے

غنا دے سخا دے حیا دے وفا دے
ہدیٰ دے تقیٰ دے لقا دے خدا دے

مرا نام ابّا نے رکھا ہے مریم [۱]
خدایا تو صدیقہ مجھ کو بنا دے

[۱] یہ نظم حضرت ڈاکٹر صاحب نے اپنی بچی (حضرت سیّدہ) مریم صدیقہ صاحبہ کی طرف سے (ان کے بچپن کے زمانہ میں) لکھی تھی۔

احمدی کی تعریف

ہوں اللہ کا بندہ محمدؐ کی اُمّت
ہے احمد سے بیعت خلیفہ سے طاعت
مرا نام پُوچھو تو مَیں احمدی ہوں

خدا کی عبادت رسولوں کی نصرت
قیامِ شریعت ہدیٰ کی اشاعت
مرا نام پُوچھو تو مَیں احمدی ہوں

زمانہ سے اُن بَن سبھی میرے دشمن ۔ لہُو کے پیاسے مسلماں۔ برہمن
گر الزام پُوچھو تو مَیں احمدی ہوں

طلب میں خدا کی بہت خاک چھانی ۔ ہر اک دین دیکھا ہر اک جا دُعا کی
پھر انجام پُوچھو تو مَیں احمدی ہوں

وساوس رذائل ہوئے مجھ سے زائل ۔ یقیں میرا کامل ہوں جنّت میں داخل
بآرام پُوچھو تو مَیں احمدی ہوں

ہیں اثمارِ ایماں نجات اور عرفاں ۔ مقاماتِ مرداں ملاقاتِ یزداں
جو اقسام پُوچھو تو مَیں احمدی ہوں

مَیں کعبہ ہوں سب کا حرم اپنے ربّ کا ۔ جو ملجا عجم کا تو ماویٰ عرب کا
اب اسلام پُوچھو تو مَیں احمدی ہوں

نماز

مُنکر و فحشاء سے انساں کو بچاتی ہے نماز
رحمتیں اور برکتیں ہمراہ لاتی ہے نماز

ابتداء سے انتہاء تک ہے سراسر یہ دعا
آدمی کو حق تعالےٰ سے مِلاتی ہے نماز

پاکبازی اور طہارت وقت کی پابندیاں
قدر دانوں کو سبق ایسے پڑھاتی ہے نماز

زندگی ہے نخلِ ایماں کی یہی آبِ حیات
موت ہے ضائع اگر کوئی بھی جاتی ہے نماز

اے خدا ہم کو عطا کر اور ہماری نسل کو
نعمتیں اور بخششیں جو جو بھی لاتی ہے نماز

دُعا

ہمارا فرض ہے کرنا دُعا کا
پھر آگے چاہے وہ مانے نہ مانے

اگر مانے کرم اس کا ہے ورنہ
وہ جانے اور اس کا کام جانے

خدا ہے غیب داں اور جانتا ہے
کہ کیا ہیں نعمتیں اور تازیانے

دُعائیں گو سبھی ہوتی ہیں منظور
یہ فرمایا حضورِ مصطفےٰؐ نے

مگر مل جائے جو مانگا ہے تُو نے
نہیں ٹھیکہ لیا اس کا خُدا نے

کبھی ملتا ہے جو دُنیا میں مانگو
کبھی عقبےٰ کے کُھلتے ہیں خزانے

کبھی کوئی مصیبت دُور ہو کر
بدل جاتے ہیں تلخی کے زمانے

عبادت بن کے رہ جاتی ہیں اکثر
کبھی مقصد بدل جاتا ہے مثلاً
مگر نقصان وہ جو ہوں دُعائیں

خُدا اور اس کے بندے کو ملانے
بجائے زر پسر بھیجا خدا نے
کرم اس کا ہے گر اسکو نہ مانے

نہیں محروم اس درگاہ سے کوئی
کہ بخشش کے ہزاروں ہیں بہانے

مَیں دُنیا پہ دیں کو مقدّم کروں گا

مَیں دُنیا پہ دیں کو مقدّم کروں گا
گروں گا پڑوں گا جیوں گا مَروں گا

اسی عہد پر اپنے قائم رہوں گا
مگر قول دے کر نہ ہرگز پھروں گا

مَیں دُنیا پہ دیں کو مقدّم کروں گا

اگر دین کو اپنے کرلوں گا قائم
نہ گزرے گی یہ عمر مثلِ بہائم

تو فضلوں کا وَارث رہونگا میں دائم
نہ مالک کی خفگی نہ کچھ لَوم و لائم

مَیں دنیا پہ دیں کو مقدّم کروں گا

خدا کا ادب اور خلقت پہ شفقت | خلوص و نصیحت ۔ نبیؐ کی محبت
تخلق باخلاقِ باری بغایت | عزیزو یہی دین کی ہے حقیقت

مَیں دُنیا پہ دیں کو مقدم کروں گا

مجھے نفسِ شیطاں سے یارب بچانا | نہیں ورنہ اپنا کہیں بھی ٹھکانا
جو کمزور ہو اس کو کیا آزمانا | مِرا عہد خود ہی پُورا کرانا

مَیں دُنیا پہ دیں کو مقدم کروں گا

مجھ کو کیا بیعت سے حاصل ہو گیا

جب سے مَیں بیعت میں داخل ہو گیا | تارکِ جملہ رذائل ہو گیا
اک سپاہی بن گیا اسلام کا | کُفر سے لڑنے کے قابل ہو گیا
ہو گئی آنکھوں میں یہ دُنیا ذلیل | اور مقدم دینِ کامل ہو گیا
مال اور املاک وقفِ دیں ہوئے | شوقِ جاہ و مال زائل ہو گیا
جہل کی تاریکیوں میں تھا اسیر | احمدی ہوتے ہی فاضل ہو گیا
کیا عجب اس سلسلہ کا حال ہے | کل کا جاہل آج عاقل ہو گیا

تھا کبھی جو تارکِ فرض و سُنن | اب وہ پابندِ نوافل ہوگیا
اَب دُعائیں بھی لگیں ہونے قبول | فضلِ رَبّی جب سے شامل ہوگیا
حُبِّ قرآں عشقِ ختم المرسلیں | ہر رگ و ریشہ میں داخل ہوگیا

خاتمہ بالخیر کردے اَب خُدا
راستہ سیدھا تو حاصل ہوگیا

طیّبہ کی آمین

طیّبہ جی نے پڑھ لیا قرآں | ہے یہ اللہ کا بڑا احساں
اے خُدا اے رحیم اے رحماں | کس قدر ہیں کرم ترے ہر آں
تُونے توفیق اور ہمت دی | اور پڑھنے کے سب دیئے ساماں
یا تو پڑھتی تھی کل الف بے تے | یا سُنا آج ختم ہے قرآں
جس طرح تُو نے لفظ سکھلا کر | کر دیا ہم کو خرم و شاداں
بس سکھا دے اسی طرح یارب | ترجمہ اور مطالبِ فرقاں
قلب میں طیّبہ کے بھر دے تُو | نورِ فرقاں حلاوتِ ایماں
کھول دے اس کے بھائی بہنوں پر | راہِ مہر و محبّت و عرفاں

اور جماعت کے سارے بچوں پر
"اے عزیزو سُنو کہ یہ قرآں
اس لئے شوق سے اسے سیکھو
ترجمہ اور حقیقت اور مطلب
اپنے مالک کی یہ کتاب پڑھو
عقل آتی ہے اس کے پڑھنے سے
پاک کرتی ہے سب گناہوں سے
یا الٰہی بنادے ہم سب کو

فضل سے اپنے کر یہی رحماں
حق سے ملتا نہیں کبھی انساں"
تا بنو تم مقربِ یزداں
دینِ اسلام کی یہی پہچاں
اس کی مرضی کے ہو اگر جویاں
علم بڑھتا ہے ہر گھڑی ہر آں
دُور کرتی ہے کُفر اور عصیاں
فضل سے اپنے ماہرِ قُرآں

فیض سے اپنے خاص کر ہم کو
تاکہ ہم دوسروں کو دیں فیضاں

پیارے بچو! اپنے لئے خدمتِ دین کی توفیق کی دعا مانگا کرو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کے پیاروں کا پیار ملے گا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

''اگر کوئی تائیدِ دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اُس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسان ہو جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادمِ دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے''

ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۷

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

اُسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے